يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ

دوستی اور دشمنی

قرآن وسنت اور علما امت کی توضیحات کی روشنی میں





تالیف
فضیلۃ الشیخ ابو عمرو عبدالحکیم حسان

ترجمہ وتحقیق
فضیلۃ الشیخ ابو سیاف اعجاز احمد تنویر

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ

دوستی اور دشمنی

قرآن وسنت اور علماء کی توضیحات کی روشنی میں

تالیف:

فضیلۃ الشیخ ابو عمرو عبد الحکیم حسان حفظہ اللہ

تفہیم وتعلیق:

ابو سیاف اعجاز تنویر



مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان
Website: http://www.muwahideen.co.nr
Email: salafi.man@live.com

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل فرمایا ہے:

”وَلَا یَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ یَّقُوْلَ إِنَّ قَتْلَهُ ۔۔ أَيْ كَعْبَ بْنَ الْأَشْرَفِ ۔۔ كَانَ غَدْرًا ، وَقَدْ قَالَ ذَالِكَ إِنْسَانٌ فِيْ مَجْلِسِ لَهُ عَنْهُ فَأَمَرَبِهِ فَضُرِبَ عُنُقُهُ۔“ [128]

”کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ کعب بن اشرف کے قتل کے واقعہ کو دھوکہ دہی قرار دے۔ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی مجلس میں کسی انسان نے ایسی بات کہہ ڈالی تھی تو سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فوراً اس کا سر قلم کرنے کا حکم دے دیا تھا۔“

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا ایک شخص کو قتل کروانے کا مذکور بالا واقعہ واضح دلیل ہے جس کو امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر فرمایا ہے۔ علاوہ ازیں امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں درج ذیل فرمان باری تعالیٰ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے اشارہ بھی فرمایا ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَإِنْ نَّكَثُوْٓا أَيْمَانَهُمْ مِّنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَآ أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ﴾ (التوبۃ=12:9)

”اگر یہ لوگ عہد و پیمان کے بعد بھی اپنی قسموں کو توڑ دیں اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں تو تم بھی ان سرداران کفر سے ٹکرا جاؤان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں۔ ممکن ہے کہ اس طرح وہ بھی باز آ جائیں۔“

مذکورہ آیت میں دین اسلام کے بارے میں طعنہ زنی کرنے والے کو کفر کا سردار کہا گیا ہے۔ لہٰذا آیت بالا کی تفسیر بیان کرتے ہوئے امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس آیت سے بعض علماء نے استدلال کیا ہے کہ جو شخص بھی دین اسلام کے بارے میں طعنہ زنی کرے وہ کافر ہے اور واجب القتل ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ طعنہ زنی کیا ہے۔ جواب یہ ہے کہ طعنہ زنی اس کو کہتے ہیں کہ دین اسلام کے بارے میں ایسی بات کہی جائے جو اس کے لائق اور شایانِ شان نہ ہو۔ یا طعنہ زنی یہ ہے کہ اسلام کے کسی حکم کے

128 صحیح مسلم مع شرح النووی: 12/136

بارے میں گھٹیا اور خفت آمیز رویہ اختیار کرے۔ وہ حکم جو صحت کے اصولوں کے مطابق اور استقامت کی فروعات کے مطابق انتہائی درجہ کی مضبوط دلیل سے ثابت ہو۔

(امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں:) یہ واقعہ مروی ہے کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی مجلس میں کسی شخص نے یہ کہہ دیا کہ کعب بن اشرف کو قتل کرنا دھوکہ اور فریب تھا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس کی گردن زدنی کا حکم صادر فرمادیا تھا۔

اسی طرح کا ایک اور واقعہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بھی پیش آیا۔ اس مجلس میں کعب بن اشرف کو قتل کرنے والی ٹیم کے امیر سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرماتھے۔ اس مجلس میں کسی نے یہ کہہ دیا کہ کعب بن اشرف کو قتل کرنا دھوکہ اور فریب تھا۔ سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اس مجلس سے فوراً کھڑے ہوگئے اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہوکر فرمانے لگے: "آپ کی مجلس میں اس طرح کی بات ہو رہی ہے اور آپ خاموش ہیں۔ اللہ کی قسم! میں آپ کے ساتھ اس چھت کے نیچے کبھی نہیں ٹھہر سکتا اگر مجھے علیحدگی میں کہیں موقع مل گیا اور یہ شخص میرے ہاتھ لگ گیا تو میں ضرور اسے قتل کرڈالوں گا۔"

(علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں) ہمارے علماء نے یہ بات کہی ہے کہ ایسا شخص قتل کردیا جائے گا اور اس کو توبہ کی مہلت بھی نہیں دی جائے گی اگر وہ شخص دھوکہ دہی کی نسبت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرتا ہے۔ یعنی یہ بات کہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکہ اور فریب کرتے ہوئے کعب بن اشرف کو قتل کروایا تھا۔ یہی بات سیدنا علی ابن ابی طالب اور سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہما اس بات کے کرنے والے شخص کے متعلق سمجھتے تھے کہ وہ نَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ ذَالِكَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے اس طرح کی گستاخانہ بات زبان سے نکالنا بہت بڑی بے دینی اور واضح کفر وارتداد ہے۔

اگر وہ شخص دھوکہ دہی کی نسبت ان قتل کرنے والے افراد سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کی طرف کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ انھوں نے پہلے کعب بن اشرف کو اعتماد دلایا، اس کو امن دلایا، مطمئن کیا پھر اس کے ساتھ دھوکہ کیا اور اس کو قتل کردیا۔ اس کی بات کے متعلق واضح کفر اور ارتداد کا فتوٰی تو نہیں لگے گا البتہ ایسی بات کو جھوٹ اور غلط بیانی کہہ سکتے ہیں (اس لیے کہ اس خطرناک اور سازشی دشمن کو قتل کرنے کے لیے یہ حیلہ سازی ضروری تھی۔ وہ گئے ہی اس مشن پر تھے۔) البتہ ایسے